سوال

(64) سورج نکلنے کے بعد فجر کی سنتیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اقامت سے پہلے صبح کی دو سنتیں نہ پڑھی جائیں تو وہ سورج نکلنے کے بعد ادا ہو سکتی ہیں ۔ ؟

میری سمجھ اس مسئلہ پر یہ ہے کہ اگر جماعت ہو رہی ہو تو ترک سنت کر کے فرضوں کی اقتدا کرے اور اگر صبح کا وقت ہو تو بعد فرض ادا کرے ۔ چنانچہ مدت تک اس مسئلہ پر عمل رہا۔ چنانچہ یوم ہوئے ایک حنفی بھائی نے ابن ماجہ کی حسب ذیل حدیث پیش کی ۔

«حدثنا عبدالرحمان بن ابراہیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نام عن رکعتی الفجر فقضاہما بعد ما طلعت الشمس»

میرے پاس ابن ماجہ کی شرح قلمی کفایہ الحاجہ شرح ابن ماجہ موجود تھی اس کو دیکھا تو اس میں یہ لکھا ہوا ہے ۔

«رجال اسنادہ ثقات الاان مروان بن معاویۃ الفزاری کان یدلس وقد عنعنہ نعم احتج بہ الشیخان» ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تدلیس کہتے ہیں ۔اپنے ملاقاتی سے ایسے لفظ کے ساتھ روایت کرے جس سے سماع کا وہم ہو ۔ اور حقیقت میں سنا نہ ہو مثلاً عن فلان کہے یا قال فلاں کہے ایسے راوی کو مدلس کہتے ہیں ۔ مروان بن معاویہ مدلس ہے جس کی روایت عن کے ساتھ کرنے کی صورت میں بالکل ضعیف ہوتی ہے ۔ ہاں اگر سماع تصریح کرے تو پھر صحیح ہو جائے گی مگر یہاں عن کے ساتھ روایت کی ہے ۔ رہا بخاری اور مسلم کا اس کی روایت کرنا تو وہ سماع کی تصریح کی صورت میں ہے یا مؤید کی صورت میں ۔

اس کے علاوہ اس راوی میں ایک اور عیب بھی ہے وہ یہ کہ اپنے استادوں کے مشہور نام بدل کر غیر مشہور کر دیتا ہے جس سے بعض دفعہ ضعیف کو ثقہ سمجھ لیا جاتا ہے یا ضعیف پر پردہ پڑ جاتا ہے یا معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کے بہت سے طرق ہیں حافظ ابن حجرؒ نے طبقات الدلس کے صفحہ 13، 14 میں اس کا ذکر کیا ہے اور ایسے راوی کی روایت بغیر تحقیق کے نہیں لی جا سکتی ۔ اور اس روایت کی حقیقت کا کچھ علم نہیں اس لئے یہ قابل استدلال نہیں ۔

اسکے علاوہ اس کے مقابلہ میں حسن حدیث موجود ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فجر کی سنتیں رہ جائیں تو فرضوں کے بعد پڑھ لی جائیں تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ امتیازی مسائل ملاحظہ

ہو۔

وباللہ التوفیق

[فتاویٰ اہلحدیث]

[کتاب الصلوۃ، نماز کا بیان، ج2ص77]

[محدث فتویٰ]